New Era Magazine
ایک تو اور ایک میں
NEW ERA MAGAZINE
از فاطمہ خان
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

ایک تو اور ایک میں

از فاطمہ خان

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

"عنائس اگر تم پانچ منٹ میں نیچے نہ آئی تو میں سچ میں آج تمہیں یہی چھوڑ کر چلا جاؤ گا"
عدن نے سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر زور سے عنائس کو آواز دی۔
عنائس آج حسبِ معمول پھر لیٹ ہوئی تھی عدن کی آواز پر اس نے جلدی سے بال کسی طرح جوڑے میں قید کئے پاؤں میں جوتے ڈالے ایک ہاتھ میں کالج بیگ دوسرے میں دوپٹا لیے سیڑھیوں سے ایسے تیسے اتریں ایک دو بار تو گرتے گرتے بچی
"دادی میں بتا رہا ہو میں آج کے بعد اس لڑکی کو ساتھ لے کر نہیں جاؤ گا" ہمیشہ کی طرح آج بھی عدن نے بے زاری سے کہا "ہاں تو نہ لے کر جاؤ میں ویں سے چلی جایا کروں گی" عنائس نے پھولی سانسوں سے جواب دیا اور کرسی کھینچ کر دھڑام سے اس پر بیٹھی دادی نے عینک کے نیچے سے اسے گھورا "او لڑکی سو بار کہا ہے شوہر ہے تمہارا تمیز سے بات کیا کروں" عنائس نے گھور کر عدن کو دیکھا جو اس وقت زمانے بھر کا معصوم اور مسکین سے شکل بنائے ناشتہ کرنے میں لگا ہوا تھا۔ "دادی تمیز سے بات ان سے کی جاتی ہے جن کی کوئی عزت ہوتی ہے اور عدن صاحب کی تو خیر سے اتنی عزت ہے کہ پوچھئے گا مت" اس نے سیب اٹھا کر بڑا سا بائٹ کیا اور اوپر دودھ کا گلاس پیا "شرم تو اس لڑکی کو چھو کر بھی نہیں گزرا توبہ ہے جو یہ کبھی سوچ کر کچھ کہہ دے" چھوٹی ماں نے بڑی ماں سے کہا "بچی ہے کچھ نہیں ہوتا سمجھ جائے گی ابھی عمر ہی کتنی ہے بچاری کی

کالج میں یہ عمر تو ایسی ہی ہوتی ہے سب سمجھ جائے گی" انہوں نے چھوٹی ماں کو تسلی دی "اوئے لڑکی پاگل واگل تو نہیں ہو گئی ہو کوئی شرم ہوتی ہے جو تم میں بلکل نہیں ہے" دادی نے غصّے سے اسے گھورا" دادی ماں چھوڑے بھی آپ کیوں اپنا بی پی ہائی کر رہی ہے یہ تو ایسی ہی آوٹ پٹانگ حرکتیں کرتی ہے مجھے پوری عمر دل بڑا کرنا پڑے گا" اس نے دادی سے نظر بچا کر عنائس کو آنکھ ماری وہ غصّے سے لال پیلی ہو گئی عدن کو وہ اس روپ میں بے حد اچھی لگتی تھی مگر وہ اس کا اظہار کرنے والا نہیں تھا" ابھی تمہیں دیر نہیں ہو رہی نہ "اس نے چبا چبا کر کہا" ہاں تو تم ہی ناشتہ کرنے بیٹھ گئی اٹھو میں گاڑی نکال رہا ہوں" وہ اس کے پیچھے پیچھے بھاگ کر چلنے لگی

"ہاں ہاں مجھے جیسے پتا نہیں نہ کیا کرنے جاتے ہو اتنی صبح صبح یونیورسٹی وہاں تمھاری بہنیں تمہارا بے صبری سے انتظار کر رہی ہوتی ہے" اس نے کھا جانے والی نظروں سے عدن کو دیکھا" آوے خبر دار ان پریوں کو میری بہنیں کہا تو وہ اپنے بھائیوں کی بہنیں ہے میری نہیں سمجھی" اس نے انگلی اٹھا کر عنائس کو وان کیا" یہ انگلی کسی اور کو دیکھں نا عدن مجھے آئندہ دیکھائی نہ تو توڑ کر رکھ دوں گی" اس نے اپنے ہاتھ سے اس کی انگلی نیچے کی اور جلدی سے گاڑی کا فرنٹ دور کھول کر مزے سے بیٹھ گئی" بد تمیز لڑکی دیکھ لوں گا تمہیں بھی" وہ بڑبڑاتا ہوا گاڑی میں آ کر بیٹھ گیا۔

....

عنائس اور عدن دونوں گھر کی جان تھے گھر بھر کے لاڈلے ایک دوسرے کے دشمن بھی اور ایک دوسرے میں جان بھی تھی بچپن سے لڑتے جھگڑتے ہوئے بڑے ہوئے تھے عدن عنائس سے تین سال بڑا تھا دادی کے اصرار پر پچھلے سال ہی دونوں کا نکاح دوھم دام سے ہوا تھا دونوں ہی نکاح کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے جب دونوں کو موقع ملا ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں زرا بھی وقت نہیں لگاتے تھے ایسی ہی نھٹ گھٹ تھی ان دونوں کی زندگی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

....

"عنائس! عنائس کہاں ہو آج تم میرے ہاتھوں زندہ نہیں بچو گئ" وہ غصّے سے اپنے کمرے سے نکال کر عنائس کو تلاش کر رہا تھا "کیا ہوا بیٹا اسے کیوں چلا رہے ہوں" بڑی ماں نے اپنے لختے جگر کو چلاتے ہوئے دیکھا تو پوچھ بیٹھی جانتی تھی عنائس نے پھر کوئی گھر بھر کی ہو گی "ماں یہ دیکھ رہی ہے آپ "اس نے موبائل فون انہیں دیکھایا جس میں وہ سو رہا تھا اس کی تصویر کو پیکچر ایڈٹر سے اتنا حسین بنایا گیا تھا کہ بڑی ماں کی بھی ہنسی نکل گئ "دیکھا دیکھا آپ بھی ہنس رہی ہیں ہے نہ اس نے یہ تصویر مجھے فیس بک پر ٹیگ کی ہے میں یونی سے آکر سو گیا تھا جب آٹھ کر موبائل دیکھا میرے سارے

دوستوں نے ایسے ایسے کمینٹ کئے تھے میں بتا نہیں سکتا آپ کو کتنا مزاق اڑایا لوگوں نے میرا میرا سارا امیج خراب کر کے رکھ دیا اس عنائس کی بچی نے میں ایسے چھوڑوں گا نہیں" وہ روہانسا ہو کر بولا چھوٹی ماں کو سن کر ہی اپنی لاڈلی بیٹی پر بے حد غصہ آیا عدن وہاں سے اٹھ کر سیدھا اوپر عنائس کے کمرے میں پہنچا جہاں وہ بیڈ پر سکون سے لیٹی ایک پاؤں ہلا رہی تھی کانوں میں ہیڈ فون لگائے گانا سننے میں مگن تھی عدن کو اسے دیکھ کر آگ ہی لگ گئی جا کر سب سے پہلے اس کے کانوں سے ہیڈ فون کھینچا عنائس نے فٹ آنکھیں کھولیں اپنے سامنے عدن کو دیکھا تو ایک لمحے کے لیے ڈر کر پیچھے ہوئی "تمہیں شرم نہیں آتی کیسی لڑکی کے کمرے میں آنے کا یہ کون سا طریقہ ہے" اس نے ہیڈ فون اس کے ہاتھوں سے کھینچ کر واپس لیا عدن نے کھا جانی والی نظروں سے اسے دیکھا "تم نے جو کیا ہے نہ اس کا بدلہ تو آج تمہاری جان لے کر ہی پورا کروں گا" وہ کہہ کر آگے بڑھا دونوں ہاتھ اس کے گلے کی طرف لے کر گیا اس سے پہلے کے وہ آج سچ میں ہی اس کا گلہ دبا دیتا اور اس کا کام تمام کر لیتا اس نے اٹھ عدن کو دھکا دیا اور دوڑ کر کمرے سے بھاگی عدن اس کے پیچھے پیچھے بھاگا عنائس بھاگ کر دادی کے کمرے میں بند ہوئی "کیا ہو گیا لڑکی ایسے کیوں بھاگ کر آ رہی ہو اور دروازہ کیوں بند کیا"

"دادی دادی مجھے بچا لے وہ میرا قتل کر دے گا" اس نے خوفزدہ ہو کر کہا اس کی

سانسیں ابھی بھی پھولی ہوئی تھیں دل کی دھڑکن تیز سے تیز تر ہو رہی تھی

"عنائس اب کیا کر کے آگی ہوں تم "انہوں نے مشکوک نظروں سے اپنی پوتی کو دیکھا

"عنائس دروازا کھول دوں آج تمہیں میرے ہاتھوں سے کوئی نہیں بچا سکتا "عدن

زور زور سے دروازے کو پیٹ رہا تھا "قسم لے لوں عدن آئندہ ایسا نہیں کروں گی اج

معاف کر لوں "وہ اندار سے ہی بولی دروازے کی ہینڈل کو زور سے پکڑا ہوا تھا "تم آج

زندہ بچو گی تو ہی اگلی بار کچھ کر سکو گی "اس نے دانت پیس کر جواب دیا "عنائس کیا کر دیا

تو نے پھر سے آج "دادی نے گھور کر اسے دیکھا "دادی پہلے آپ مجھے اس آفت سے بچا

لے پھر میں آپ کو سب بتا دوں گی "عنائس رو دینے والی ہو رہی تھی دادی کو اس پر

ترس آگیا "اچھا تم جاؤ واشروم میں میں سنبھالتی ہوا سے "عنائس نے آگے بھر کر

دادی کو پیار سے گلے لگایا ان کی گال پر کس کی اور واشروم میں جا کر بند ہو گئی دادی نے

دروازا کھولا سامنے عدن غصے سے پاگل ہو رہا تھا "کہا چھپیا ہے آپ نے اس شیطان کی

خالہ کو "اس نے پورے کمرے میں نظر گھومائی "ادھر بیٹھوں پہلے تم یہ کیا تماشا بنا رکھا

ہے تم دونوں نے آخر کب بڑے ہو گے تم لوگ "انہوں نے سنجید گی سے اس سے

پوچھا "دادی یہ دیکھ رہی ہے آپ اس نے یہ کارنامہ سرانجام دیا ہے اور آپ کہ رہی

ہے میں تماشا کر رہا ہوں آپ اسے کیوں نہیں سمجھاتی وہ یہ سب نہ کیا کرے "اس نے

دادی کی گھود میں سر رکھ کر ناراضگی سے کہا" وہ ابھی بچی ہے میرے چندہ سمجھ جائے گی وقت کے ساتھ ساتھ" دادی نے س کے بالوں میں ہاتھ مار کر کہا" ابھی اسے بولا رہی ہو میں وہ معافی مانگی تم سے آئندہ ایسا مذاق نہیں کرے گی" دادی نے کہ کر اس کو واشروم سے نکلنے کو کہا عدن اب بھی دادی کے گھود میں سر رکھے پڑا تھا عنائس واشروم سے نکلی اور بھاگ کر دادی کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گئی" عنائس معافی مانگو عدن سے اور آئندہ ایسا کچھ کیا نہ تو عدن سے پہلے میں تمہارا اگلہ دبادوں گی سمجھی تم" دادی نے اسے ڈانٹا" سوری"

کیا کہا مجھے آواز نہیں آئی دادی آپ کو آواز آئی کیا" عدن اٹھ کر بیٹھ گیا عنائس اسے صاف نظر آرہی تھی دادی نے بھی نفی میں سر ہلایا اب وہ اتنا ساتھ تو عدن کا بھی دے سکتی تھی" میں نے کہا سوری آئندہ ایسا مذاق نہیں کروں گی" اس نے نظریں جھکائے شرمندگی سے کہا" چلو ٹھیک ہے اٹھو ایسی خوشی میں ایسکریم کھلانے کے کر جاتا ہوں تمہیں ایسکریم کا سن کر ساری شرمندگی بھلا کر وہ بھی عدن کے ساتھ اٹھ کر جانے لگی ۔دادی نے دونوں پاگلوں کو دیکھا اور دھیرے سے مسکرائی اب وہ دونوں ایسکریم کے فلیور پر لڑ رہے تھے۔ بڑی ماں اور چھوٹی ماں نے دونوں کو ساتھ دیکھا تو سر پکڑ کر رہ گئی "میں کہتی ہوں نہ صدف مت پریشان ہوا کرو یہ دونوں کبھی ناراض نہیں ہو سکتے بس

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ان کے معاملے میں بول کر بندہ پچھتا ہے ہمیں برا بنا کر خود ایک ساتھ ٹھیک ہو جاتے ہیں" بڑی ماں نے کہا تو چھوٹی ماں ان کی بات سن کر مسکرائی یہ تو ان کے گھر کا روز کا معمول تھا

....

آج عدن کی کوئی کلاس نہیں تھی اس کے سر میں بھی درد تھا اس لیے وہ آج سو رہا تھا عنائس کو خان بابا کالج چھوڑ آئے تھے۔ عدن لیٹ اٹھا دادی نے زبردستی اسے ناشتہ کروایا وہ وہی دادی کے پاس ان کے تخت پر لیٹ گیا اس کی ماں اور چاچی بھی پاس بیٹھے سبزی کاٹ رہی تھی اور ساتھ ساتھ اپنی اکلوتی نند کی بیٹے کی شادی کی باتیں بھی کر رہی تھی جو اسی شہر لاہور میں ہی رہتی تھی شادی اسی ماہ کی دو تاریخ کو طے پائی تھی دادی بھی ان کی باتوں میں ان کا ساتھ دے رہی تھی۔ عدن لیٹا لیٹا بور ہوا اسے عنائس کی یاد ستانے لگی گھر اس کے بنا ویران ویران سا لگ رہا تھا وہ وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آیا کچھ ٹائم ٹی وی دیکھی پھر وہی سو گیا

اس کی آنکھ باہر سے آنے والے شور سے کھلی ٹائم دیکھا دن کے تین ہو رہے تھے اس نے جلدی سے اٹھ کر چپل پہنے اور باہر نکلا جہاں عنائس بی بی زور و شور سے رونے کا مشغلہ فرما رہی تھی۔ وہ ایک دم پریشان ہو کر اس کے پاس گیا دادی بڑی اور چھوٹی ماں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھی اس کے ارد گرد جمع تھے

"کیا ہوا عنائس کیوں رو رہی ہو کیا ہوا ہے مجھے بتاؤ" اس نے پریشان ہو کر پوچھا عنائس نے اسے ایسے دیکھا جیسے اسے کچا کھا جائے گی "دادی اس سے کہ دے میرے سامنے سے ہٹ جائے نہیں تو میں اس کا خون پی جاؤ گی" اس نے روتے ہوئے کہا

"مگر بیٹا ہوا کیا ہے دیکھو وہ بیمار ہے پھر بھی تمہارے لیے باہر آیا ہے" دادی نے اسے خود سے قریب کر کر اس کے آنسو صاف کیے "دادی آپ کو پتا ہے میں جب کالج گئی میں نے بیگ کھولا اس میں سے چیپکیلی نکلی میں ڈر کر چلانے لگ گئی سب نے میرا اتنا مزاق اڑایا اور یہ سب اس عدن کے بچے کی وجہ سے ہوا ہے" اس نے دادی کے گلے لگ کر ساری بات بتائی اب وہ ہچکیاں لے لے کر رو رہی تھی

عدن نے سر پر ہاتھ مارا وہ آج کی بیماری میں اپنا رات کا کیا کارنامہ بھول بیٹھا تھا دادی اور بڑی ماں نے عدن کو گھور کر دیکھا عدن گربڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا "عدن یہ میں کیا سن رہی ہوں" بڑی ماں نے غصّے سے پوچھا

"ماں میں نے کچھ نہیں کیا بس اس دن کا چھوٹا سا بدلہ لیا ہے اور وہ کون سی سچ موچ کی چیپکیلی تھی پلاسٹک کی ہی تھی" اس نے مزے سے اپنا کارنامہ بیان کیا "عنائس نے سر اٹھا کر عدن کو دیکھا "دیکھا دادی کیسے ہڈ دھرمی سے اعتراف کر رہے ہیں سب نے میرا

کتنا مزاق اڑایا ہے "، وہ پھر سے رونے لگ گی "بس بس یہ مگر مچھ کے آنسو زیادہ نہ بہاؤ اس دن میرا کتنا مزاق اڑایا تھا میرے دوستوں نے وہ تصویر پورے ڈیپارٹمنٹ میں دیکھائی تھی سب کو سب نے خوب ریکارڈ بنایا تھا میرا وہ سب میں نہیں بھول سکتا تھا" وہ کہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا عنائس کو دادی نے سمجھا کر چپ کروایا مگر جب تک وہ بدلہ نہ لے لے آرام سے بیٹھنے والی وہ بھی نہیں تھی

....

دوپہر کا وقت تھا سب ہی اپنے کمروں میں آرام کر رہے تھے بڑے پاپا اور چھوٹے پاپا تو اس وقت اپنے آفس میں ہی ہوتے تھے ان کا امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس تھا اچھا خاصا کام چل رہا تھا۔عدن کے کچھ دوست آئے ہوئے تھے عدن کچن میں آیا جہاں عنائس اپنے لیے چائے بنا رہی تھی کل سے دونوں کی بات چیت بلکل بند تھی عنائس نے اسے دیکھ کر اگنور کیا عدن نے بھی ایک نظر اسے دیکھا پھر بوا کو دیکھا جو کہ اس وقت کوارٹر میں آرام کرنے لگی ہوئی تھی عدن سے رہا نہیں گیا عنائس سے پوچھ ہی بیٹھا "بوا کہا ہے"

"وہ اس وقت کوارٹر میں ہی ہوتی ہے نہ عدن صاحب آپ کی شاید یاداشت کمزور ہو گئی ہے جو آپ کو یاد نہیں رہا "اس نے طنزیہ لہجے میں کہا۔عدن نے اس کے طنز کو نظر

انداز کیا "تم کیا کر رہی ہوں"

عنائس نے مڑ کر اسے گھورا اور ہاتھ میں پکڑا کپ اس کی آنکھوں کے سامنے کیا" چائے بنا رہی ہوں شاید", اس نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا "کیا تم تین کپ چائے بنا سکتی ہو میرے دوست آئے ہیں پلیز", عدن نے عاجزی سے کہا عنائس نفی میں سر ہلانے والی ہی تھی کہ کچھ سوچ کر اسبات میں سر ہلایا "ساتھ کچھ بنا بھی دو گی کیا یاد رکھوں گے تم "اس نے احسان جتاتے ہوئے کہا عدن نے تشکر بھری نظر سے عنائس کو دیکھا "تھینک یو سو چ عنی تم دنیا کی سب سے بیسٹ لڑکی ہو"

"بس بس زیادہ مسکامت لگاؤ میں چائے بنا کر تمہیں میسج کر دوں گی آ کر لے جانا مجھے اپنی دوست کی طرف جانا ہے اسائمنٹ بنانے"

"ٹھیک ہے میں آ کر لے جاؤ گا" عدن کے جانے کے بعد اس نے ساری چیزیں ٹرالی میں رکھی چائے بنائی اور اس میں چینی کی جگہ بس نمک ڈال دی پھر اپنے کمرے میں آ کر جلدی سے بیگ لیا اور باہر نکل کر اسے چائے لے جانے کا مسیج کیا خود گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی اب ایسی نازک صورتحال میں اس کا گھر سے باہر ہونا ہی ٹھیک تھا نا۔۔۔

چائے کی پہلی گھونٹ پینے کے بعد عدن کو عنائس کی اتنی فرمابرداری سمجھ میں آئی اور وہ صرف دانت پیس کر رہ گیا۔۔

....

شام کے سائے پھیل چکے تھے دادی چھوٹی ماں بڑی ماں بڑے پاپا چھوٹے پاپا سب اس وقت لان میں بیٹھے شام کی چائے پی رہے تھے

عدن یہاں سے وہاں ٹہل کر عنائس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا

"اے لڑکے تم کیا ادھر سے ادھر بلی کی طرح چکر کاٹ رہے ہوں آرام سے آ کر ادھر بیٹھ جا" دادی کب سے اس کو بے چینی سے ادھر سے ادھر خاتے دیکھ رہی تھی

وہ چکر لگانے کا عمل چھوڑ کر دادی کے قدموں میں گھانس پر بیٹھ گیا اور اپنا سر ان کی گود میں رکھا

"دادی ماں آپ جانتی ہے آج مجھے میرے دوستوں کے سامنے پھر سے کتنی شرمندگی اٹھانی پڑی ہے" اس نے دادی سے شکایت کی

"کیوں اب آپ نے کیا کر دیا ہے بندہ اچھا کام کرے تو اسی شرمندگی تو نہ اٹھانی پڑے "

عدن نے ایک دم جھٹکے سے سر اٹھا کر سامنے دیکھا عائنس دنیا جہاں کی مسکراہٹ چہرے پر سجائے بڑے پاپا کے پاس والی کرسی پر بیٹھی اسے ابھی ابھی اس کے دوست کا

ڈرائیور باہر چھوڑ کر چلا گیا تھا

عدن کو اپنے غم میں اس کے آنے کا پتا ہی نہیں چلا

"ہاں تو عدن بیٹا کیا ہوا تھا آج کیوں آپ کو اپنے دوستوں کے سامنے شرمندہ ہونا پڑا"

چھوٹی ماں نے پوچھا

"کیا بتاؤں چھوٹی ماں یہ سامنے جو فتنہ بیٹھی ہے نا اس سے پوچھے اس نے آج کیا کیا

ہے" عدن نے غصّے سے عنائس کو دیکھ کر کہا

"کیا کیا ہے میں نے میں تو آج گھر میں ہی نہیں تھی" عنائس نے معصومیت سے جواب

دیا

"زیادہ معصوم بنے کی کوشش مت کرو میرے سامنے آج چائے میں چینی کی جگہ نمک

کا نے ملائی تھی چائے میں زرا بتانا پسند کروں گی سب کو"

"کون سی چائے کہا کی چائے میں جب جا رہی تھی تم ہی کچن میں مصروف تھے میں

نے تم سے پوچھا بھی کیا کر رہے ہوں عدن تم نے کیسے مجھے بے عزت کر کے کچن سے

نکالا تھا یہ کہ کر کے مجھے اپنی شکل مت دکھاؤ اور اب جب میں گھر میں موجود نہیں تھی

تو تم مجھ پر جھوٹے الزامات لگا رہے تھے دیکھ رہے آپ بڑے ابو"

اس نے روہنسی ہو کر آخر میں بڑے ابو کو دیکھا

عدن اس کی اداکارئی پر پیچ وتاب کھا کر رہ گیا بڑے پاپا نے جن نظروں سے اسے دیکھا وہ شرمندگی سے نظریں ملانے کے قابل نہیں رہا

"بیٹا تم سے مجھے یہ امید نہیں تھی تم عنائس کی غیر موجودگی میں اس کی جھوٹی شکایتیں لگا رہے تھے"

بڑی ماں نے عدن کو سب کے سامنے ڈانٹا

"می میں جھوٹ نہیں بول رہا یہ مکار جھوٹی اسے میں زندہ نہیں چھوڑوں گا" اس نے اٹھ کر کھا جانے والی نظروں سے اسے دیکھا

"بس کروں عدن بچے نہیں ہو اب تم دونوں اب بڑے ہو گئے ہو میں آئندہ تم دونوں کی ایسی فضول تکرار کرتے نہ دیکھوں" دادی ماں نے دونوں کو غصے سے دیکھ کر کہا

عنائس نے سب سے نظریں بچا کر آنکھ ماری

عدن کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور چہرے پر ہاتھ پھیر کر اسے دیکھا کہ بچوں اب میری باری ہے دیکھنا تم

عنائس نے زبان نکال کر اسے اور چڑھایا وہ غصّے سے لال پیلا ہو کر وہاں سے واک آؤٹ کر گیا

عنائس دل ہی دل میں کھل کر مسکرائی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سب کے سامنے مسکرانے سے پرہیز کیا کہی کوئی دیکھ نہ لے اور اس کی شامت نہ اجائے اس نے مسکراہٹ چھپانے کے لیے چائے کا کپ ہونٹوں سے لگا لیا......

....

عنائس ایک ہفتے کی چھٹی لے کر وہ سعد بھائی کی شادی میں شرکت کرنے کے لیے گئ دادی اور باقی گھر والوں نے بھی دو دن پہلے آنے سوچا تھا عدن تو دن میں وہی رہتا اس کا دل اپنی عنی کے بنا کہاں لگ سکتا تھا

ایک ہفتہ انہوں نے خوب ہنگامہ کیا گانے ڈانس موسیقی سب کچھ آج مہندی کا دن تھا سب ہی اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف تھے۔ عنائس تیار ہو کر کچن میں گئی وہاں سے پھول کی تھالیاں اٹھائی وہ گاڑی میں رکھنی تھی سامنے سے عدن آرہا تھا عدن نے ہاف وائٹ شلوار قمیض کے ساتھ بلک ویسکوٹ پہنی ہوئی تھی عنائس نے اسے دیکھا تو اس کے دل ایک الگ ہی انداز میں ڈھڑکا عدن کی نظر اس پر پڑی تو وہ بھی وہی روک گیا عنائس نے یلو شاٹ شٹ کے ساتھ گرین لہنگا پہنا تھا اور اورنج دوپٹا سائیڈ پر پن اپ کیا ہوا تھا بال کھولے چھوڑے ہوئے تھے لائٹ سا میک اپ کے ساتھ لائٹ سی جیولری پہننی ہوئی تھی آج سے پہلے عدن کو وہ اتنی پیاری نہیں لگی تھی جتنی آج لگ رہی تھی

عنائس اس کے پاس سے گزر کر جانے لگی کہ اس کا پاؤں مڑا اس نے سیارے کے لیے پاس کھڑے عدن کا ہاتھ تھام لیا عدن نے بھی جلدی سے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام لیا

"آرام سے عنی ابھی گر جاتی تو", اس کے انداز میں فکر تھی

"تو تم تھے نہ بچانے کے لیے" عنائس نے خودی میں کہا

"آوے لیلی مجنوں یہاں پبلک پلیس میں کھڑے ہو کر کیا رومانس کر رہے ہوں کوئی بھی آجاتا تو" اسد نے عدن کو آنکھ ماری عنائس نے اسے آنکھیں دکھائی اور آپنا ہاتھ عدن کے ہاتھ سے نکلا اور چلی گئی عدن کو لگا جیسے اس کی دنیا ہی ویران ہو گئی ہو پھر سر جھٹک کر مسکرایا اور اسد کے ساتھ کاموں میں لگ گیا

....

عدن پوری مہندی میں ایک ماڈرن سی لڑکی کے ساتھ رہا جو لڑکی والوں کی طرف سے آئی ہوئی تھی عنائس دیکھ کر دل ہی دل میں جلتی رہی وہ اپنے ہی غم میں ایک ٹیبل کے سائیڈ پر کرسی پر بیٹھی عدن کو غصے میں گھونے میں مصروف تھی "ایکسکوزمی میم کیا میں یہاں بیٹھ جاؤ" عنائس نے سامنے دیکھا ایک خوش شکل سا بندہ کھڑا تھا جو عنائس کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

"جی ضرور میں نے کون سا یہ ٹیبل بک کروائی ہے "اس نے زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجا جواب دیا اور یہی مسکراہٹ دور کھڑے عدن کے دل کو جلا گئی وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر عنائس کے پاس پہنچا

"تم یہاں کیا کر رہی ہوں غنی دادی جان کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہے وہ کہہ رہی ہیں تم دونوں میاں بیوی بھی ایک ساتھ ذکر تصویر کے لوں "اس نے ایک نظر اس کے پاس بیٹھے شخص پر ڈالی پھر عنائس سے بولا

"اچھا تمہیں کس وقت کہا دادی نے میں تو صبح سے دیکھ رہی ہوں تم اپنی اس بہن کے ساتھ مصروف ہو "عنائس نے معصومیت کے سارے ریکاڈ طور کر اس سے کہا عدن دانت پیستا رہ گیا" غنی کیا ہو گیا ہے تمہیں میں سچ کہہ رہا ہوں "اس نے زبردستی اسے ہاتھ سے پکڑ کر اٹھایا

"بھائی صاحب آپ نے کہی دیکھا کہ کوئی میرے شوہر کے پاس آیا ہو اور اس کے کان میں کوئی بات کی ہو "اس نے اٹھتے ہوئے مڑ کر اس بندے سے کہا جو ان لوگوں کی نوک جھوک سے محفوظ ہو رہا تھا ایک دم بوکھلا گیا "جی۔ کیا میں نے نہیں جی مجھے کیا پتہ "اس بچارے کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ ان پاگل لوگوں کو کیا جواب دیں

"دیکھا ان بھائی صاحب نے بھی نہیں دیکھا "عدن کو تو اس کے بھائی کہنے پر ہی دل میں

ٹھنڈک اتراتی محسوس ہوئی اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور اسے ساتھ ساتھ لے کر جانے لگا

"ایک منٹ عدن مجھے ایک کام یاد آگیا ہے" عدن نے اس کا ہاتھ چھوڑا اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا بنا جواب دیے عنائس اس طرف گئی جہاں عدن اس لڑکی کے ساتھ کھڑا تھا وہ اس کی لڑکی کے پاس جا کر روکی عدن بھی بھاگ کر اس تک پہنچا

"ہیلو میں عنائس عدن"

لڑکی نے حیرت سے عنائس کو دیکھا اور عدن کو ساتھ دیکھ کر سمائل پاس کی۔ عنائس بی بی کو آگ ہی لگ گی

"عدن اور میرا پچھلے سال ہی نکاح ہوا ہے کیا ہے نہ عدن کی کوئی بہن نہیں ہے بچپن سے اسے بہن کا بہت ارمان تھا بس جہاں پیاری لڑکی دیکھی بس بھاگا چلا جاتا ہے اسے بہن بنانے کے لیے" لڑکی نے منہ کھولے اس پاگل لڑکی کو دیکھا عدن پہلوں پر پہلوں بدلتا رہتا گیا۔ عنائس کو اس بات سے بلکل فرق نہیں پڑ رہا تھا

"اس حساب سے آپ میری نند ہوئی آپ سے مل کر خوشی ہوئی" آگے بڑھ کر اسے گلے لگایا دونوں گالوں پر کس کی اور عدن کا ہاتھ تھام کر دادی کی طرف جانے لگی

....

پاگل لڑکی اتنے ہینڈسم بندے کی بیوی کیسے بن گئی وہ لڑکی منہ ہی منہ میں بڑبڑائی...

....

مہندی خیر سے کل ہو گئی تھی آج بارات کا دن تھا سب کو جلدی تھی تیار ہونے کی اس کے بعد میرج ہال پہنچانا تھا عنائس نے آج وائٹ شلوار قمیض جس پر ہائف وائٹ باریک کام ہوا تھا پہنا تھا ساتھ نازک سی ہیل والی سینڈل پہنی تھی بال آج جوڑے کی شکل میں سائیڈ پر باندھے ہوئے کانوں میں جھمکے پہنے ہوئے وہ آسمان سے اتری شہزادی لگ رہی تھی۔ عدن تو دیکھ کر بس دیکھتا ہی رہ گیا

"یہ مجھے کیا ہو رہا ہے اس آفت کی پڑیا کو دیکھ کر میں گھوس کیوں جاتا ہو یہ مجھے کیا ہو رہا ہے..... کہی پیار تو نہیں ہو گیا مجھے نہیں نہیں وہ تو میری دشمن اوٗل ہے مجھے اس چڑیل سے کوئی پیار ویار نہیں ہوا۔ مگر نہیں شاید ہاں مجھے اس سے پیار ہو گیا ہے مگر میں کبھی اس سے اظہار نہیں کروگا ویسے ہی سر چڑھ کر ناچے گی "اس نے مسکرا کر خود ہی سوال جواب کیے اور عنائس کو دیکھا جو کسی سے بات کرتے ہوئے ہنس رہی تھی عدن کو اس کی ہنسی دنیا کی سب سے خوبصورت ہنسی لگ رہی تھی اس کا دل کیا وقت تھم جائے اس کی عنی اسی ہی ہستی رہے۔

"یہ مجھے کیا ہو گیا ہے میں کیوں عدن کو دیکھ کر گھو سی جاتی ہو عنائس بی بی یہ وہی عدن

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہے جس سے آپ کو بے حد چھڑ ہے تمہارا دشمن تم اس کو دیکھ کر کیوں ہوش گھو بیٹھی ہو" اس نے عدن کو دیکھ کر سوچا" خیر میرا شوہر ہے میرا محرم خواتین بنتا ہے میرا "اس نے دل کو تسلی دی عدن کو مسکرا کر دیکھا اسی وقت عدن کی بھی نظر اس پر پڑی عدن نے مسکرا کر سنایا کو آنکھ ماری "چھچھوڑا کہی کا" وہ بڑبڑاتے ہوئے دادی کے پاس جا کر بیٹھ گئی مسکراہٹ ابھی بھی اس کے ہونٹوں سے جدا نہیں ہوئی تھی

اس وقت سب ینگ پاٹی لان میں بیٹھے ہوئے تھے رخصتی کے بعد سب بڑے کمروں میں آرام کرنے گئے۔ پورے چاند کی رات تھی سب کے بے حد اصرار پر عدن نے گانا شروع کیا اس کی آواز بہت اچھی تھی کوئی بھی خوشی کا موقع ہوتا عدن سے گانا لازمی سنا جاتا تھا عدن کی نظریں بار بار عنائس کے چہرے کا دیدار کر رہی تھی وہ جان کر بھی انجان بنی بیٹھی تھی

"ایسے ضروری ہوں مجھ کو تم

جیسے ہوائیں سانسوں کو

ایسے تالشوں میں تم کو

جیسے کے پیر زمینوں کو

ہنسنا یا رونا ہو مجھے

پاگل سا ڈھونڈ میں تم کو

کل مجھ سے محبت ہو نہ ہو

کل مجھ کو اجازت ہو نہ ہو

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹوٹے دل کے ٹکڑے لے کر

تیرے ہی در پر ہی رہے جاؤ گا

میں پھر بھی تم کو چاہوں گا

میں پھر بھی تم کو چاہوں گا"

عدن نے پورا ٹائم عنائس کو نظروں کے فوکس میں رکھ کر گانا گیا

سب سے خوب داد وصول کی مگر آج پہلی بار عنائس نے اس کی آواز کا مذاق نہیں اڑایا

"آگ دونوں طرف سے برابر لگی ہوئی ہے" عدن نے مسکرا کر سوچا

رات گئے تک محفلِ جمی رہی تھی

....

کل عدن اور عنائس کے نکاح کو پورا سال ہونے والا تھا یہ اتفاق ہی تھا کہ دونوں کا نکاح چودہ فروری کو ہوا تھا عدن نے سوچا وہ عنی کو سرپرائز دے گا اسے ساتھ لے جا کر پہلے اچھی سی شاپنگ کروانے کا پلین تھا اس کے بعد کل اس کے ساتھ مووی دیکھنے کا اور اپنے پیار کا اظہار کرنا تھا اس لیے وہ جلدی سے عنائس کے روم کی طرف گیا اسے باہر ہی رو کنا پڑا عنائس کسی دوست سے فون پر بات کر رہی تھی

"یار عدن مجھ سے پیار ہی نہیں کرتا نکاح کو سال ہونے والا ہے مگر نکاح کے بعد عدن نے مجھے ایک گفٹ تک نہیں دیا" وہ روہانسی ہو کر کہہ رہی تھی "میں کیوں دوں کوئی گفٹ اسے خیال نہیں آیا کہ میں اس کی منکوحہ ہوں میرا بھی دل ہے احساسات ہے جذبات ہے" باہر کھڑا عدن مسکرا اٹھا "عنی آج کی رات تمہارے سارے گلے شکوے دور کر دوں گا میں" وہ کہہ کر واپس مڑا اب اسے کچھ اور سوچنا تھا

عنائس نے بھی عدن کا فیورٹ پرفیوم لے کر اچھے سے پیک کروایا اس کے بعد پیپی

ویلنٹائن ڈے کا ایک کاڈ اور ایک ہیپی ویڈ نگ کا کاڈ خریدا آج اس نے فیصلہ کیا عدن اگر پہل نہیں کر رہا تو اسے ساری دشمنی بھلا کر پہل کرنی چاہیے

....

رات کے بارہ ہونے میں صرف پانچ منٹ رہتے تھے عنائس نے اٹھ کر بالوں میں کنگھی کی گفٹ کارڈز لے کر عدن کے کمرے کے باہر کھڑے ہو کر خود کو ریلکس کیا وہ آج پہلی بار عدن کے روم میں جانے سے گھبرا رہی تھی اس نے دروازے پر دستک دی پھر ہینڈل گھومایا دروازا کھولا تھا وہ اندار داخل ہوئی عدن سامنے کھڑا تھا عنائس کو دیکھ کر اس کی طرف متوجہ ہوا

"تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو رات تو سکون سے گزارنے دے دیا کرو" اس نے جان بوجھ کر عنائس کو غصہ دلیا

"میں مری نہیں جا رہی تمہارے کمرے میں آنے کے لیے" اس نے سارے لحاظ بالائے طاق رکھ کر اسے آنکھیں دیکھائی "ہاں تو پھر کیوں آئی ہو"

"میں یہ دینے آئی تھی" اس نے ہاتھ بڑھا کر گفٹ دیکھایا "اچھا کس خوشی میں" عدن کا دل باغ باغ ہو گیا تھا مگر اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا "ہمارے نکاح کے سال پورا ہونے کی خوشی میں مگر نہیں میں نے غلطی کی یہاں آ کر تم تو کبھی بھی اس رشتے سے

خوش ہی نہیں تھے ہر وقت مجھے دیکھ کر تمہاری آنکھوں میں بیزاری صاف دیکھائی دیتی ہیں میں نے سوچا آخر کب تک ہم دونوں آپس میں یونہی لڑتے رہے گئے میں نے سوچا چلو میں ہی دوستی کا ہاتھ بڑھادوں "اس نے گفٹ عدن کے بیڈ پر پھینکا اور جانے کے لیے مڑی "لوگوں آکر دیکھو میری عنائس تو بہت سمجھ دار ہو گئی ہے "عدن نے شرارت سے کہا عنائس نے مڑ کے خفگی سے اسے گھورا

"سچ کہتی ہے میری دوستیں سارے مرد ہی بے وفا ہوتے ہیں جن کو بنا مانگے سب کچھ مل جاتا ہے ان کو کبھی قدر ہی نہیں ہوتی اور آپ کو بھی میری بلکل قدر نہیں ہے میں نے سوچا آپ میں تو عقل نہیں ہے کہ منگنی نکاح کے بعد بیوی کو کوئی تحفہ بھی دیا جاتا ہے "اس نے خفگی سے کہا "کیا کہا تم نے آپ! آپ کہا تم نے مجھے میں کوئی خواب دوں نہیں دیکھ رہا نہ "وہ سنجیدگی سے گویا ہوا "ہاں تو دادی اور چھوٹی ماں بھی چاہتی ہے کہ میں آپ کو آپ کہہ کر بلایا کروں میں نے سوچا سچ ہی کہہ رہے ہیں وہ لوگ مجھے اب اپنی عادت بدلنی چاہیئے نہ "اس نے شرما کر کہا اس کے گال شرم سے لال گلابی ہو گئے عدن اس کے اس روپ پر فدا ہو گیا "اچھا خیر تمہارے یہ سب ڈرامے مجھ پر کوئی عصر نہیں ڈال سکتے وہ کام بتاؤ جس کے لیے اتنے پاپڑ بیلنے پڑ رہے ہیں تمہیں"

"آپ مجھ سے پیار ہی نہیں کرتے "روٹھا لہجہ

"ہاں تو کیوں کروں تم چڑیل ہی رہ گئی ہو میرے لیے دنیا بھر میں اور لڑکیاں مر گئی ہے کیا" وہ صوفے پر بیٹھ کر سکون سے گویا ہوا اور عنائس کا دل کرچی کرچی ہو کر رہ گیا

"سچ کہتی ہے میری دوستیں سارے مرد ہوتے ہی بے وفا ہے"

"تمہاری دوستوں نے سب مردوں کو آزمایا ہے کیا توبہ توبہ کیسی بے ہودہ دوستیں ہے تمہاری" اس نے باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگایا "تب ہی میں کہوں عنائس صاحبہ اتنی بے شرم کیسے ہو گئی ہے ایسی دوستوں کیساتھ تم اسے ہی بے شرم ہو گی"

"ہاں تو میں کیسی غیر سے تو اظہار نہیں کر رہی نہ شوہر ہوں میرے اب آپ سے اظہار نہیں کروں گی تو محلے کے کریم بابا کے بیٹے سے جا کر کروں" اس نے کھا جانی والی نظروں سے عدن کو دیکھا اور واپس جانے کے لیے مڑی عدن نے اٹھ کر اس کا ہاتھ تھام لیا "اب آئی ہی ہو اظہار کرنے کے لیے تو کروں میں سن رہا ہوں" وہ دو قدم آگے ہوا عنائس کی سانس روک گئی "چھوڑوں میرا ہاتھ یہ کیا کر رہے ہوں" اس نے ہاتھ اس سے کھینچنا چاہا "نہ چھوڑوں تو" آنکھوں میں شرارت تھی "تو میں شور مچاؤ گی" اس نے دھمکی دی "ہاہاہا شوق سے چلاؤ نا اچھا ہے سب آ کر دیکھ لے کہ اس گھر کی لڑکی رات گئے لڑکے کے کمرے میں پائی جا رہی ہے" اس نے سنجیدگی سے کہا "ہاں تو میں یہاں آپ کے ساتھ کوئی رومانس کرنے تو نہیں آئی تھی بس یہ گفٹ دینے آئی تھی"

"ہاں ہاں صبح بھی تو یہ دیا جاسکتا تھا نہ" اس کی آنکھوں میں پھر سے شرارت صاف دکھائی دے رہی تھی عنائس کی آنکھوں میں آنسوں آ گئے عدن کو مذاق بہت مہنگا پڑ گیا تھا" خبردار عنی رونا بلکل نہیں دیکھوں ادھر آؤ میرے ساتھ" وہ اسے ہاتھ سے تھام کر ٹیرس پر لے گیا عنائس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی سامنے ٹیبل پر ایک کیک پڑا تھا سائیڈ پر سرخ گلاب پورے ٹیبل پر سجائے گئے تھے پورے ٹیرس پر دیے جلائے گئے تھے اس نے عنائس کا ہاتھ چھوڑا اور اسے کندھوں سے تھام کر اس ک رخ اپنی طرف کیا عنائس کی تو زبان بلکل گنگ رہ گئی اس کے پاس الفاظ ہی جیسے ختم ہو گے

"ہیپی ویلنٹائن پلس ہیپی نکاح مبارک میری جان میری زندگی" اس نے عنائس کے کانوں میں سرگوشی کی عنائس نے شرما کر عدن کو دیکھا عدن نے سائیڈ پر پڑا گفٹ پیک اُٹھایا اس سے نازک سا گولڈ کا لاکٹ نکال کر عنائس کے گلے میں پہنانے کے لیے اس کے قریب ہوا عنائس ایک قدم پیچھے ہوئی

"می میں.. خود پہن لوں گی" اس نے گھبرا کر کہا" عدن مسکرایا اور ایک قدم آگے آیا

"عنی شوہر ہو تمہارا اتنا حق تو بنتا ہے نہ میرا؟" عنائس نے سر اسبات میں ہلایا عدن نے آگے بڑھ کر عنائس کے بالوں کو پیچھے کیا پھر دھیرے سے اس کے گلے میں لاکٹ ڈالا اس کے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے تھام کر اس کے ماتھے پر بوسہ دیا پھر پیچھے ہٹ کر

اس کا ہاتھ تھام کر ٹیبل کر پاس لایا دونوں نے مل کر کیک کاٹا عدن نے ایک پیس عنائس کو کھلایا پھر اسے لے کر سائیڈ پر پڑی کرسیوں پر بیٹھ گیا اپنی کرسی کھینچ کر عنائس کے بلکل سامنے کی اس کے دونوں ہاتھوں کو تھام کر اسے دیکھا "جانتی ہو غنی میں اور تم بنے ہی ایک دوسرے کے لیے ہیں ہم چاہیں جتنا بھی لڑ جھگڑ لیتے تھے پھر بھی ہم دونوں ہمیشہ ساتھ ہوتے تھے کبھی بھی ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔مجھے آج سے نہیں بہت پہلے سے تم سے پیار ہے کبھی کہاں اس لیے نہیں کہ مجھے لگتا تھا تم میرا مزاق اڑاو گی تمہاری ہر ذیاتی خوشی خوشی برداشت کرتا آرہا ہوں بدلہ میں میں بس چھوٹا موٹا مذاق کر کے تم سے بدلہ لے لیتا تھا آج میں تم سے اعتراف کرتا ہوں غنی کے مجھے تم سے پیار ہے بہت ذیادہ حد سے بھی زیادہ خود سے بڑھ کر مجھے تم عزیز ہو" عدن نے پیار بھری نظروں سے اپنے سامنے بیٹھی اپنی متاعِ جاں کو دیکھا جو نظریں جھکائے بیٹھی تھی "تم کچھ نہیں کہوں گی غنی" عنائس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا عدن کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت کا سمندر دیکھ کر دوبارہ نظریں نیچے کر لی اور دھیرے سے بولی "عدن آپ میری زندگی کا سب سے خوبصورت تحفہ ہو جو دادی جان نے مجھے دے کر پورعمر کے لیے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔آپ کی غنی آپ کے بنا ادھوری ہے" عدن نے مسکرا کر اس کے دونوں ہاتھ اپنی آنکھوں سے لگا کر ان پھر اپنی محبت کی

مہر ثبت کردی

"تمہارا عدن بھی بلکل ادھورا ہے اپنی عنائس کے بنا ایک تو اور ایک میں رہے باقی اور دنیا جائے بھاڑ میں" آخر میں عدن شرارت سے گویا ہوا عنائس کھلکھلا کر ہنسی عدن بھی اس کے ساتھ ہنس پڑا سامنے آسمان پر موجود چاند بھی ان کی ہنسی کے ساتھ مسکرا رہا تھا.......................

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤ ختم شدہ ❤

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین